غزل

از

(جناب بسمل شاہجہاں پوری)

موت کتنی مبارک آئی ہے
ان کا پیغام ساتھ لائی ہے

آہ جب دل سے لب پہ آئی ہے
روح کونین تھرتھرائی ہے

مجھ سے ملنا رقیب کے ہمراہ
یہ بھی اک مستقل جدائی ہے

پھر کوئی انقلاب آئے گا
پھر مرے دل نے چوٹ کھائی ہے

مجھ کو اپنے بھی دے گئے دھوکا
آج دنیا سمجھ میں آئی ہے

بے کسی میری اشکِ غم بن کر
نوکِ مژگاں پہ تھرتھرائی ہے

دل دہلنے لگے کناروں کے
جب مری ناؤ ڈگمگائی ہے

حسن اور اس پہ بے پناہ شباب
بے تکلف قیامت آئی ہے

ہر کلی ہے مرے چمن کی اداس
ہائے کیسی بہار آئی ہے

(قطعہ) اک برہمن ہے ایک شیخِ حرم
دو بزرگوں میں ہاتھا پائی ہے

میں تو ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں
دوستو اس میں جگ ہنسائی ہے

(قطعہ) تیرے جلووں کے اذنِ بیجا پر
کائناتِ نظر لٹائی ہے

ان وفاؤں کے باوجود اے دوست
مجھ پہ الزام بے وفائی ہے

اپنے ہاتھوں سے میں نے اے بسمل
نعشِ انسانیت اٹھائی ہے